بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ∴ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

اخبار انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۲ | ۲۲ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۲۵ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | ۲۲ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۹

مدینۃ المسیح

لاہور ۲۰ ماہ صلح - آج رات کے گیارہ بجے جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم - اے نے فون پر بتایا - کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے - الحمد للہ۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق فرمایا - کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہچکی بند ہوگئی ہے - حرارت جس قدر پہلے تھی - اتنی ہی اب ہے - عام حالت ٹھہری ہوئی ہے - نہ صحت میں ترقی ہوئی ہے اور نہ تکلیف میں اضافہ - احباب سیدہ موصوفہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں -

قادیان ۲۰ ماہ صلح - خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے - الحمد للہ ——— آج مقامی دفاتر یوم التبلیغ کی وجہ سے بند رہے - اور کارکن اپنے مقررہ حلقوں میں تبلیغ کے لئے گئے -

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۵ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ

ہندو مہاسبھا کی تجاویز اور مسلمان

(۲)

ہندو مہاسبھا کی جن قراردادوں کا ذکر گذشتہ پرچہ میں کیا گیا ہے - ان میں سے جو اشاعت اسلام کے خلاف اور مسلمانوں کو مرتد کرنے کے متعلق ہیں - ان کی طرف ہم مسلمانوں کو توجہ دلا چکے ہیں - اب بقیہ کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

ہندوؤں کو مضبوط اور طاقتور بنانے اور انکا متحدہ محاذ قائم کرنے کے متعلق جو تجاویز کی گئی ہیں - اس میں شک نہیں کہ وہ اسلامی تعلیم سے ہی اخذ کی گئی ہیں - لیکن کیا اُن کے متعلق صرف یہ کہہ دینا جیسا کہ اخبار "شہباز" (۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ء) نے کہا - کافی ہوسکتا ہے - کہ "ہندو مہاسبھا کے اس اجلاس نے ہندوؤں کے قومی سنگھٹن کے لئے جن امور کی طرف توجہ کی ہے - وہ مسلمانوں کی معاشرت ہی سے لئے ہوئے چند سبق ہیں"

یہ سمجھ کر مسلمان اس خطرہ عظیم سے بچ نہیں سکتے - جس کا چیلنج ہندوؤں کا سنگھٹن ان کو اور ان کے مذہب کو دے رہا ہے - اور یہ افسوس کا مقام ہے - کہ غیر مسلم تو "مسلمانوں کی معاشرت سے چند سبق" لے کر مسلمانوں اور انکی معاشرت کو ختم کر دینے کی تیاریاں شروع کر دیں لیکن مسلمانوں کو نہ تو اس خطرہ سے آگاہ کیا جائے اور نہ انہیں اس طرف توجہ دلائی جائے - کہ وہ اسلام کی تعلیم کے ان چند سبقوں کو خود یاد کریں - اور ان پر عمل پیرا ہوں - ہم اس وقت مسلمانوں کو اسی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں - وباللہ التوفیق

ہندو مہاسبھا نے پہلی تجویز یہ پیش کی - کہ جہاں تک ممکن ہو - جات پات کی قیود کو توڑ دیا جائے - اور بڑی جاتوں کی ذیلی گوتوں کو ختم کرنے کے لئے پوری کوشش کی جائے -

اس میں کوئی شبہ نہیں - کہ کسی قوم کے لئے جات پات کی تفریق اور انسانیت میں اونچ نیچ کا امتیاز نہایت ہی نقصان رساں ہے - پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے - کہ جہاں ہندوؤں نے اسلام کے ہندوستان میں داخل ہونے پر بہت سی مفید اور فائدہ بخش باتیں اسلامی تعلیم سے حاصل کیں - اور اب تک حاصل کر رہے ہیں - وہاں مسلمانوں نے ہندو دھرم اور ہندو معاشرت سے ایسی باتیں اخذ کیں - جنہیں خود ہندو لعنت قرار دیتے ہیں - اور انہی میں سے ایک ذات پات بھی ہے - تھوڑا ہی عرصہ ہوا - اخبار "پرتاب" (۱۹ نومبر ۱۹۴۳ء) نے جہاں یہ اعلان کیا - کہ "ہندوؤں کی سب سے بڑی لعنت چھوت چھات ہے" وہاں یہ بھی ذکر کیا - کہ "مسلمانوں نے ہندوازم سے کئی چیزیں لی ہیں - ان میں سے ایک ذات پات ہے - مسلمانوں میں ہندوؤں کی سی چھوت چھات بھی ہے" اور اس میں کیا شبہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں اور خاص کر ان لوگوں میں جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئے ذات پات کی لعنت اسی شدومد کے ساتھ پائی جاتی ہے - جو ہندوؤں میں موجود ہے - وہ نہ صرف دوسری اقوام کے لوگوں کو بلکہ اپنی ذیلی گوتوں کو بھی رشتہ ناطہ کے لحاظ سے اچھوت قرار دیتے - اور ان سے بیاہ شادی کے تعلقات قائم کرنا اپنی ہتک سمجھتے ہیں - اور جن لوگوں کا اپنی ذات کی ذیلی گوتوں سے یہ سلوک ہو - وہ دوسری ذاتوں کو جس نظر سے دیکھتے ہیں اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں - ان حالات میں ہندوؤں کی طرف سے اور ان ہندوؤں کی طرف سے جو چھوت چھات کو سب سے بڑی لعنت قرار دے رہے ہیں - جب یہ کہا جائے - کہ "مسلمانوں میں ہندوؤں کی سی چھوت چھات بھی ہے" یا بالفاظ دیگر یہ کہ "ہندوؤں کی سب سے بڑی لعنت ہندوستان کے مسلمانوں میں بھی موجود ہے" تو اس کا انکار کیونکر کیا جاسکتا ہے - ہاں یہ کہا سکتا ہے - اور یہی ہم کہتے ہیں - کہ اسلام میں ذات پات کا اس قسم کا امتیاز اور چھوت چھات کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا - اور قرونِ اولیٰ میں تو اسلام کی تعلیم کے زیر اثر اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے طریق عمل کے پیش نظر کسی مسلمان کے وہم و گمان میں بھی یہ باتیں نہیں آسکتی تھیں - اور اب بھی اسلامی ممالک میں چھوت چھات اور اونچ نیچ کا کوئی امتیاز نہیں پایا جاتا - یہ لعنت صرف ہندوستان کے مسلمانوں پر ہی مسلط ہے - اور بالفاظ اخبار "پرتاب" انہوں نے یہ ہندوازم سے حاصل کی ہے - ورنہ اسلام نے تمام انسانوں کو انسانیت کے لحاظ سے مساوی قرار دے کر ایسی اخوت قائم کی ہے - جس کی مثال دنیا کی کوئی قوم اور کوئی مذہب پیش نہیں کرسکتا - اور عزت و بزرگی کا معیار انسانوں کی تجویز کردہ کسی قوم یا قبیلہ یا خاندان میں پیدا ہونے کو قرار نہیں دیا - بلکہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ کا اصل قائم فرمایا ہے - یعنی اسلام میں سب سے زیادہ معزز اور قابل اکرام وہ ہے - جو خدا تعالےٰ کے احکام پر سب سے زیادہ عمل کرے - اور اس کے لئے اسلام نے ہر انسان کو مساوی مواقع عطا کئے ہیں - اور سب کے لئے مساوی آسانیاں اور سہولتیں بہم پہنچائی ہیں -

پس چھوت چھات اور ذات پات کی تفریق ہندو دھرم کی خصوصیت ہے - جو ہزارہا سال سے ہندوؤں میں رائج چلی آتی ہے - مگر اب ہندو مہاسبھا والے اسے "سب سے بڑی لعنت" قرار دے رہے اور اس سے نجات حاصل کرنے کی تجاویز سوچ رہے ہیں - اس کے مقابلہ میں اسلام اس قسم کے تصور کو بھی جائز قرار نہیں دیتا - مگر ہندوستان کے مسلمان اس میں بُری طرح گرفتار ہیں - ان حالات میں کیا ضروری نہیں ہو - کہ مسلمانوں کو اس لعنت سے بچانے کی کوشش کی جائے - اور ہر عقل و فکر رکھنے والا مسلمان اس کی ضرورت تسلیم کرے گا - لیکن افسوس کہ مسلمانوں کے لیڈروں اور راہنماؤں میں دوسروں کو دیکھ کر بھی اس کا خیال پیدا نہیں ہوتا - اور وہ اس طرف سے بالکل غافل پڑے ہیں -

(بقیہ صہ کالم اول میں)

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے شائع کیا -

سیدہ اُم طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دُعا کی جائے

سیدہ اُم طاہر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وجود جماعت احمدیہ کے لئے نہایت بابرکت اور فیض رساں وجود ہے۔ انکی علالت کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی خواتین ان کے فیض سے محروم ہو رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ قادیان کا ہر فرد ان کی صحت و عافیت کے لئے دن رات دُعائیں کر رہا ہے۔ بیرونی احباب کو بھی چاہیئے۔ کہ سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دُعائیں کریں۔ کیونکہ ابھی تک ان کی حالت خطرہ سے باہر نہیں ؁

احباب حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کے لئے دُعا کرتے رہیں

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتی ہیں:۔

تمام اصحاب و احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے نواب صاحب کو صحت عطا فرمائے۔ اور ان کی زندگی میں خاص برکت صحت و سلامتی کے ساتھ عطا کرے۔ نیز منصورہ بیگم کا دہلی علاج کے لئے جانا خدا کی رحمت کے نزول کا بہانہ ہو جائے ؁ (مبارکہ)

بقیہ صفحہ اوّل

ذات پات کی تفریق کو اسلامی تعلیم اور اسلامی رُوح کے خلاف سمجھنے والے اور ایسے مسلمانوں کے لئے نہایت حوصلہ افزا خیال کرنے والے اصحاب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس بارے میں بھی نہایت شاندار طریق سے مسلمانوں کی راہنمائی کر رہی ہے۔ اور اس امر کو اتنی اہمیت حاصل ہے۔ کہ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ساری اولاد کی شادیاں دوسرے خاندانوں میں کیں۔ اور موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ایک صاحبزادی کی شادی کا اعزاز بھاگلپور کے ایک خاندان کو بخشا۔ اسلام کی اس تعلیم کے متعلق جو ذات پات کی پابندیوں کا قلع قمع کرتی ہے۔ اس اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کے لحاظ سے جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو ذات پات کے خلاف بہت بڑی مہم سرانجام دے رہی ہے۔ اور آئے دن نہ صرف مختلف خاندانوں اور مختلف متعارف قوموں کی آپس میں شادیاں ہوتی رہتی ہیں۔ بلکہ آپس میں اسلامی اخوت اور مساوات کا وہ نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو کسی اور جگہ نظر نہیں آسکتا۔ ایک ایسا احمدی جو دنیوی لحاظ سے خواہ کیسی حالت میں ہو۔ جب اسلامی تعلیم کا پابند اور تقوےٰ و طہارت کے صفات اپنے اندر رکھتا ہو۔ تو وہ جماعت میں نہایت عزت اور احترام سے دیکھا جاتا اور اسے اپنے قلوب میں جگہ دی جاتی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ مساوات کی جو تعلیم اسلام نے دی ہے۔ اور جماعت احمدیہ اس پر عمل کرنے کے لئے جس قدر اہتمام کرتی ہے۔ وہ بیان کرنے کی بجائے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کو جو استحکام حاصل ہو رہا ہے۔ اور جس قدر رعب خدا تعالےٰ عطا کر رہا ہے۔ وہ اپنی موجودہ حالت میں بھی اس قابل ہے۔ کہ غور و فکر کرنے والے مسلمان اس سے فائدہ اٹھائیں۔ تاکہ اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کی ترقی کے جو اسباب جماعت احمدیہ مہیا کر رہی ہے۔ ان میں شریک ہونے کا ثواب اور اجر وہ بھی حاصل کر سکیں ؁

مت خیال کرو کہ ۳۱ جنوری آخری تاریخ ہے

"یاد رکھو! جو لوگ آخری تاریخ کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ وہ بعض دفعہ اپنی غفلت کی وجہ سے آخری تاریخ کو بھی وعدہ نہیں کر سکتے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ ۳۱ جنوری آخری تاریخ ہے۔ اس تاریخ کو تم اپنا وعدہ لکھا دو گے۔ پس جس قدر نیکی میں جلد حصہ لے سکو لے لو۔ اور کم سے کم تم یہ کوشش کرو۔ کہ تم آخری آدمی مت بنو۔" بلکہ آگے بڑھو اور سال دہم جو دور اول کا آخری سال ہے۔ اس کے لئے ایسی شاندار مالی قربانی کا نمونہ اپنے امام کے حضور پیش کرو۔ جس کی مثال نہ مل سکے۔ مگر وعدہ ۳۱ جنوری سے پہلے پہلے ہو۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

سلام غلام بحضور مہدی انام

سلام اس پر خدا سے جو مسیحائے زماں آیا
سلام اس پر جو ختم الانبیاء کی ہو کے شاں آیا

سلام اس پر جو حلِ مُعضلاتِ دین فرماتا
سلام اس پر مواعظ سے جو روحِ خلق گرماتا

سلام اس پر کہ ثابت جسنے کی ہے موت عیسیٰ کی
سلام اس پر عیاں کمزوری جسنے کی کلیسا کی

سلام اس پر جو گلزارِ محمد پر بہاراں تھا
سلام اس پر معارف کا جو گویا ابر باراں تھا

سلام اس پر سجھائیں جسنے راہیں کامیابی کی
سلام اس پر بشارت لایا جو الفا میابی کی

سلام اس پر جو روحِ حق کا مظہر تھا زمانے میں
سلام اس پر جو شانِ ربِّ اکبر تھا زمانے میں

سلام اس پر نظامِ نو کی جسنے طرح توڑالی
سلام اس پر غریبوں کو دلائی جس نے خوشحالی

سلام اس پر دیا چیلنج جس نے کل مذاہب کو
سلام اس پر دکھایا جس نے اسلامی مراتب کو

سلام اس پر جو جامع تھا کمالاتِ محمد کا
سلام اس پر جو تابع تھا مقالاتِ محمد کا

سلام اس پر بچایا جس نے اثمِ شرک و بدعت سے
سلام اس پر ملایا جسنے انسانوں کو وحدت سے

سلام اس پر نہایت سادہ جسکی زندگی دیکھی
سلام اس پر کہ جسکے صدق کی پائندگی دیکھی

سلام اس پر رکھی بنیاد جسنے الوصیت کی
سلام اس پر بشارت جسنے دلوائی ہی جنت کی

سلام اس پر اور اس کی آلِ اطہر پر دوامی ہو
سلام اس پر نصیب دوستاں جسکی غلامی ہو

سلام اس پر بند ہائی جس نے ڈھارس ہر زاسی کو
سلام اس پر نوازا جس نے اکمل جیسے عاصی کو

تقرر مہتممین انصار اللہ

محلہ دار البرکات غربی کے لئے مندرجہ ذیل مہتممین کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔
(۱) مہتمم تبلیغ۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی (۲) مہتمم تعلیم و تربیت۔ بابو فقیر علی صاحب (۳) مہتمم مال۔ چودھری فیض احمد صاحب بھٹی (۴) مہتمم عمومی۔ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ؁ (صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان)

درس انمول موتی

چند یوم ہوئے یہ عاجز ایک کتاب تلاش کر رہا تھا۔ کہ مجھے ایک ٹریکٹ موسومہ "درس انمول موتی" فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دستیاب ہوا۔ اسے پڑھکر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان بیش بہا اور قیمتی "انمول موتیوں کو اخبار میں شائع کراؤں۔ اس لئے ذیل میں بعینہٖ حضور علیہ السلام کے الفاظ میں وہ عبارت لکھتا ہوں۔

(۱)

"رحمانیت کا مظہر تام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ کیونکہ محمد کے معنے ہیں بہت تعریف کیا گیا۔ اور رحمٰن کے معنے ہیں بن مانگے بلا تفریق مومن و کافر دینے والا اور صاف بات ہے۔ کہ جو بن مانگے دیگا۔ اس کی تعریف ضرور کی جائے گی۔ پس محمد میں رحمانیت کی تجلی تھی۔ اور اسم احمد میں رحیمیت کا ظہور تھا۔ کیونکہ رحیم کے معنے ہیں محنتوں اور کوششوں کو ضائع نہ کرنے والا۔ اور احمد کے معنے ہیں تعریف کرنے والا اور یہ بھی عام بات ہے۔ کہ وہ شخص جو کسی کا عمدہ کام کرتا ہے۔ وہ اس سے خوش ہوجاتا ہے۔ اور اس کی محنت پر ایک بدلہ دیتا ہے۔ اور اس کی تعریف کرتا ہے۔ اس لحاظ سے احمد میں رحیمیت کا ظہور ہے پس اللہ محمد (رحمٰن) احمد (رحیم) ہے۔ گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالےٰ کے ان دو عظیم الشان صفات رحمانیت اور رحیمیت کے مظہر تھے۔

(۲)

دُنیا ایک ریل گاڑی ہے۔ اور ہم سب کو عمر کے ٹکٹ دیئے گئے ہیں۔ جہاں جہاں کسی کا سٹیشن آجاتا ہے۔ اس کو اتار دیا جاتا ہے۔ یعنی وہ مر جاتا ہے۔ پھر انسان کس زندگی پر خیالی پلاؤ پکاتا اور لمبی امیدیں باندھتا ہے۔

(۳)

معراج انقطاع تام تھا۔ اور سِر اس میں یہ تھا۔ کہ تا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقطۂ نفسی کو ظاہر کیا جائے۔ آسمان پر ہر ایک رُوح کے لئے نقطہ ہوتا ہے۔ اس سے آگے وہ نہیں جاتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نقطۂ نفسی عرش تھا۔ اور رفیق اعلےٰ کے معنے بھی خدا ہی ہیں۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھکر اور کوئی معزز و مکرم نہیں ہے۔

(۴)

نماز انسان کا تعویذ ہے۔ پانچ وقت دُعا کا موقعہ ملتا ہے۔ کوئی دعا تو سُنی جائے گی۔ اس لئے نماز کو بہت سنوار کر پڑھنا چاہیئے۔ اور مجھے یہی بہت عزیز ہے۔

(۵)

سورۂ فاتحہ کی ۷ آیتیں اسی واسطے رکھی ہیں کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں۔ پس ہر ایک آیت گویا ایک دروازے سے بچاتی ہے۔

(۶)

اعلیٰ درجہ کی خوشی خدا میں ملتی ہے۔ جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں۔ اور جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں۔ کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اصل جنت خدا ہے۔ جس کی طرف تردد منسوب ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے بہشت کے اعظم ترین انعامات میں رضوان من اللہ اکبر۔ ہی رکھا ہے۔

(۷)

انسان کی حیثیت سے انسان کسی نہ کسی دکھ اور تردد میں ہوتا ہے۔ مگر جس قدر قرب الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے۔ اور تخلقوا باخلاق اللہ سے رنگین ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر اصل سکھ اور آرام پاتا ہے۔ جس قدر قرب الٰہی ہوگا لازمی طور پر اسی قدر خدا کی نعمتوں سے حصہ لے گا اور رفع کے معنی اسی پر دلالت کرتے ہیں۔ نجات کامل خدا ہی کی طرف مرفوع ہو کر آتی ہے۔ اور جس کا رفع نہ ہو۔ وہ اخلد الی الارض ہوجاتا ہے۔ پس رفع مسیح سے مراد ان کے نجات یافتہ ہونے کی طرف سے ایما ہے۔ اور یہ روحانی مراتب ہیں۔ جن کو ہر ایک آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ کہ کیونکر ایک انسان آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔

(۸)

نزول سے مراد عزت و جلال کا اظہار ہوتا ہے۔ پس ہمارا نزول بھی یہی شان رکھتا ہے۔ پھر نزول سے پہلے منارہ کا وجود تو خود ہی ہو جائے گا۔ نزول سے مراد محض بعثت نہیں ہوتی۔

(۹)

الحمد للہ سے قرآن شریف اسی لئے شروع کیا گیا ہے۔ تاکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کی طرف ایما ہو۔ اھدنا الصراط المستقیم سے پایا جاتا ہے کہ جب انسانی کوششیں تھک کر رہ جاتی ہیں۔ تو آخر اللہ تعالےٰ ہی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ دعا کامل تب ہوتی ہے۔ کہ ہر قسم کی خیر کی جامع ہو۔ اور ہر شر سے بچائے۔ پس اھدنا الصراط المستقیم میں ساری خیر جمع ہیں۔ اور غیر المغضوب علیھم ولا الضالین سے نصاریٰ مراد ہیں۔ اب اگر اس میں کوئی رمز اور حقیقت نہ تھی۔ تو اس دعا کی تعلیم سے کیا غرض تھی۔ اور پھر ایسی تاکید کہ اس دعا کے بدوں نماز ہی نہیں ہوتی۔ اور ہر رکعت میں اس کا پڑھا جانا ضروری قرار دیا۔ اس میں بھید یہی تھا۔ کہ یہ ہمارے زمانہ کی طرف ایما ہے۔ اس وقت صراط مستقیم یہی ہے جو ہماری راہ ہے۔

(۹)

کہتے ہیں۔ کہ مسیح کی شبیہہ کو سولی دی گئی۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اس میں خصر عقلی یہی بتاتا ہے۔ کہ وہ شخص جو مسیح کی شبیہہ بنایا گیا۔ یا دشمن ہوگا یا دوست۔ اگر وہ دشمن تھا تو ضرور تھا۔ کہ وہ شور مچاتا۔ کہ میں مسیح نہیں ہوں۔ اور میرے فلاں رشتہ دار موجود ہیں۔ میرا اپنی بیوی کے ساتھ فلاں راز ہے۔ مسیح کو تو میں ایسا سمجھتا ہوں۔ غرض وہ شور مچا کر اپنی صفائی اور بریت کرتا۔ حالانکہ کسی تاریخ صحیح سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔ کہ جو شخص صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ اس نے شور مچا کر رہائی حاصل کرلی تھی۔ اور اگر وہ مسیح کا دوست اور حواری ہی تھا۔ پھر صاف بات ہے۔ کہ وہ مومن باللہ تھا۔ اور وہ صلیب پر مرنے کی وجہ سے بلا وجہ ملعون ہوا۔ اور خدا نے اس کو ملعون بنایا۔ رہی یہ بات کہ مصلوب ملعون کیوں ہوتا ہے؟ یہ عام بات ہے۔ کہ جو چیز کسی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ اس کے ساتھ منسوب ہو جاتی ہے سولی کو مجرموں کے ساتھ تعلق ہے۔ جو گویا کاٹ دینے کے قابل ہوتے ہیں۔ اور خدا کا تعلق مجرم کے ساتھ کبھی نہیں ہوتا۔ یہی لعنت ہے۔ اس وجہ سے وہ لعنتی ہوتا ہے۔ اس سے یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ کہ ایک مومن ناکردہ گناہ ملعون قرار دیا جائے۔ پس یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اصل وہی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے ہم پر ظاہر کی۔ کہ مسیح کی حالت غشی وغیرہ سے ایسی ہو گئی۔ جیسے مردہ ہوتے ہیں۔

(۱۰)

انبیاء علیہم السلام اور اللہ تعالےٰ کے مامور خبیث اور ذلیل بیماریوں سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ مثلاً جیسے آتشک ہو۔ جذام ہو۔ اور کوئی ایسی ہی ذلیل مرض۔ یہ بیماریاں خبیث لوگوں کو ہی ہوتی ہیں۔ الخبیثٰت للخبیثین اس میں عام لفظ رکھا ہے۔ اور نکات بھی عام ہیں۔ اس لئے ہر خبیث مرض سے اپنے ماموروں اور برگزیدوں کو بچالیتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ کہ مومن پر جھوٹا الزام لگایا جائے۔ اور وہ بری نہ کیا جائے۔ خصوصاً مصلح اور مامور۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مصلح اور مامور حسب نسب کے لحاظ سے بھی ایک اعلےٰ درجہ رکھتا ہے اگرچہ ہمارا مذہب یہی ہے۔ اور یہی سچی بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک تکریم اور تعظیم کا معیار صرف تقوےٰ ہی ہے۔ اور ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ ایک چوڑھا بھی مسلمان ہو کر اعلےٰ درجہ کا قرب اللہ تعالےٰ کے حضور حاصل کرسکتا ہے۔ اور وہاں کسی خاص قوم یا ذات کے لئے فضل مخصوص نہیں ہے۔ مگر سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ جس کو مامور اور مصلح مقرر فرماتا ہے۔ اس کو ایک اعلےٰ خاندان میں ہونے کا شرف دیتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ لوگوں پر اس کا اثر پڑے۔ اور کوئی طعنہ نہ دے سکے۔

دنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو آب بقا یہی ہے

آخر میں تمام بزرگوں اور برادران سلسلہ سے گزارش ہے۔ کہ میں ایف۔ اے کے امتحان میں شریک ہو رہا ہوں۔ اس لئے میری کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار شیخ عبدالوہاب از کپورتھلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اونٹ کی سواری کے بیکار ہونے کی پیشگوئی

۱۷ جنوری کے اہلحدیث میں وہ اشتہار شائع کیا گیا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر ثنائی پریس کی طرف سے تقسیم کیا گیا تھا۔ اور جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھوڑی سی عبارت لے کر یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ :-

"جناب مرزا صاحب قادیانی مسیح موعود اپنی مسیحیت کے ثبوت میں لکھتے ہیں۔ کہ مکہ مدینہ کے درمیان ریل کا جاری ہونا مسیح موعود کی نشانی ہے۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں :- مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اس پیشگوئی کا ظہور ہے۔ جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے بیان کی گئی تھی۔ جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔ اعجاز احمدی صٓ -

آپ لوگ معلوم کر لیں۔ حاجیوں سے پوچھ لیں۔ کہ آج تک بھی مکہ اور مدینہ میں ریل جاری ہوئی ہے؟ جواب صاف ملے گا کہ نہیں۔ جب یہ علامت نہیں پائی گئی۔ تو مرزا صاحب مسیح موعود کیسے بن گئے ؟"

افسوس مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار نے نہ صرف واقعات پر پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ بلکہ دیانت سے بھی کام نہیں لیا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بارہ میں مکمل عبارت عمداً نقل نہیں کی۔ چنانچہ اعجاز احمدی کی پیشکردہ عبارت یوں شروع ہوتی ہے۔

"آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بے کار ہو گئے۔ اور پیشگوئی آیت کریمہ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ پوری ہوئی۔ اور پیشگوئی حدیث وليتركن القلاص فلا يسعٰى عليها نے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی۔ یہاں تک کہ عرب اور عجم کے ایڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے۔ یہی اس پیشگوئی کا ظہور ہے۔ جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی۔ جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے"۔ (اعجاز احمدی صٓ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بیان میں قرآن کریم اور حدیث شریف کو پیش کر کے بتایا گیا ہے۔ کہ مسیح موعود کا ایک نشان "اونٹ بیکار" ہونا ہے۔ خواہ وہ موٹر کار کے جاری ہونے سے ہو۔ یا ریل کے اور خواہ ہوائی جہاز کے باعث ہو۔ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ "مالا بد قبل القیامۃ" کے حوالہ سے لکھا ہے۔ کہ ابن عربی رح نے اس رسالہ میں اپنے مکاشفات کی بناء پر قرب قیامت اور امام مہدی کے جو نشانات لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ :-

"تمہاری سواریاں بے جان ہوں گی۔ اور زمین کو قینچی کے مثل کتریں گی"۔

خواجہ حسن نظامی صاحب اس کے متعلق حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ کہ یہ بے جان سواریاں "موٹر۔ بائیسکل۔ ریل" وغیرہ ہیں (دیکھو رسالہ امام مہدی صٓ مطبوعہ جون ۱۹۴۰ء)

اسی نشان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ملک کے اخبارات نے پکار پکار کر کہدیا ہے۔ کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل کا جاری ہونا بھی قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نشانات کے مطابق ہے۔ اس نشان کا مدعا مسیح موعود کے زمانہ میں نئی سواریوں کے نکل آنے اور اونٹنیوں کی سواری کے بیکار ہو جانے سے ہے۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی اخبارات میں مدینہ اور مکہ وغیرہ کو ریل جاری ہونے کی خبریں شائع ہوئیں۔ اس لئے حضور نے وہاں "ریل" کا ذکر اخبارات کے حوالہ سے (نہ کہ اپنی طرف سے) فرمایا۔ مگر کیا یہ امر واقع نہیں۔ کہ وہاں بھی اب اونٹ کی سواری بیکار ہے۔ کیونکہ یہی اصل چیز ہے۔ جسے حضور نے قرآن و حدیث کے رو سے اپنی صداقت کے لئے بطور نشان پیش فرمایا۔ چنانچہ اب حجاج مکہ بھی بجائے اونٹ کے ریل۔ موٹر اور جہازوں سے کام لیتے ہیں

اگر یہ کہا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "ریل" کا لفظ کیوں فرمایا تو جیسا کہ اعجاز احمدی صٓ کے حوالہ سے ثابت ہے۔ یہ بیان اخبارات کا ہے۔ اور اس زمانہ کے اخبارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ میں اخبار اہلحدیث ہی کے ۱۹۰۳ء ۱۹۰۴ء اور ۱۹۰۷ء کے چند حوالہ جات اس بارہ میں پیش کرتا ہوں۔

(۱) اخبار اہلحدیث ۲۵ دسمبر ۱۹۰۳ء نے لکھا "مشاہیر مغرب میں سے عبد الرحمٰن صباحی نے اعانت حجاز ریلوے میں ایک سو پونڈ مصری دیا ہے۔ اور دفتر المؤید سے اب تک دو ہزار پونڈ جا چکا ہے"۔

(۲) اسی اخبار کے صٓ پر "حجاز ریلوے" کا تذکرہ اور موصول شدہ چندہ کا بیان موجود ہے۔ پھر ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء صٓ پر بھی "حجاز ریلوے" کے متعلق بعض امور کا ذکر خیر ہے۔

(۳) اہلحدیث ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء میں لکھا ہے۔ "مدینہ منورہ کو جو ریل نکالی گئی ہے۔ اس کی تیاری میں ابھی ۷۲۰ کیلو میٹر باقی ہیں۔ کام بڑی سرگرمی سے جاری ہے۔ امید ہے کہ دو سال سے پہلے پہلے کام ختم ہو جائے گا"۔

(۴) ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کے اہلحدیث میں لکھا ہے۔ "اس وقت تک حجاز ریلوے کا چندہ ایک کروڑ ۲۰ لاکھ جمع ہوا ہے۔ اور لائن دمشق سے معان تک تیار ہو گئی ہے جو قریباً ۴۴۰ کیلو میٹر ہے اور معان سے مدینہ منورہ ۸۹۰ کیلو میٹر ہے۔ از انجملہ نناوے کیلو میٹر تک لائن تیار ہے"۔ پھر اس پرچہ کی خبروں میں مندرج ہے :- "شام کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حیفا لائن حجاز ریلوے لائن سے ایک سال میں مل جائے گی۔ اور اسی مدت میں اس کی تعمیر بھی بالکل ختم ہو جائے گی"۔

(۵) اہل حدیث ۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء میں لکھا ہے۔ حجاز ریلوے کے چندہ میں ۳ کروڑ ۶۲ لاکھ روپے اب تک جمع ہو چکے ہیں"۔

(۶) ۱۴ دسمبر ۱۹۰۶ء کے اہلحدیث میں لکھا ہے۔ "گورنمنٹ عثمانیہ بڑے شوق سے خواہاں ہے۔ بلکہ اس نے اعلان بھی کر دیا ہے۔ کہ حجاز ریلوے زیادہ سرعت سے تیار کی جائے۔ خاص تاکید کی گئی ہے۔ کہ آئندہ سال کے ماہ ستمبر تک مدینہ منورہ تک جاری ہو جائے۔ اور اس کے ساتھ تاکیدی احکام نافذ کئے گئے ہیں۔ کہ تمام قلمرو عثمانیہ میں حجاز فنڈ کے لئے چندے فراہم کئے جائیں۔ اس ریلوے کی تیاری پر بڑی بڑی امیدوں کا انحصار ہے خدا مدد کرے"۔

(۷) اہل حدیث یکم فروری ۱۹۰۷ء میں "حجاز ریلوے" کے زیر عنوان "براہ ثواب اور اجر و خوشخبری مسلمانان" ایک لمبا چوڑا "خط آمدہ مدینہ طیبہ" شائع کیا گیا ہے۔

(۸) اہلحدیث ۱۵ فروری ۱۹۰۷ء میں لکھا ہے:- "چونکہ حضرت سلطان المعظم دن رات اسی سعی و کوشش میں ہیں۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ حجاز ریلوے مکمل ہو جائے۔ اس لئے آپ نے حکم دیا ہے۔ ایک طرف سے تو ریلوے لائن کا کام بعجلت تمام ہو رہا ہے۔ دوسری طرف مکہ سے بھی تعمیر لائن شروع کر دی جائے۔ چنانچہ مٹی سے کام شروع کئے جانے کے لئے بعد انتخاب عملہ بھیجا جا رہا ہے۔ اس سال حجاج نے اخضر کے سٹیشن تک حجاز ریلوے پر سفر کیا۔ اور وہاں سے بصورت کاروان اونٹوں پر صرہ ہمایونی بھی جو ہر سال بجلالت مآب سلطان المعظم کی طرف سے حرمین شریفین کو جاتا ہے۔ اخضر تک براہ شام حجاز ریلوے پر ہی گیا"۔

(۹) ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں لکھا ہے۔ "بقول اخبار المؤید حجاز ریلوے لائن پر مٹی ڈالنے اور پٹریاں بچھانے کا کام بہت سرعت سے ہو رہا ہے۔ لائن ۱۰۰۰ کیلو میٹر تک بن چکی ہے۔ اور مدینہ منورہ تک بہت تھوڑا فاصلہ باقی ہے"۔

یہ حوالجات جو بطور نمونہ ہیں۔ ان سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۹۰۲ء

کا جاری ہونا لکھا تھا۔ "اہل حدیث" ایسے اخبارات کے بیانات کی بنا پر لکھا۔ اور یہ بالکل درست تھا۔ باقی رہا مسیح موعود کے زمانہ کا یہ نشان کہ اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔ سو وہ پورا

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۱۹۹ منکہ نواب بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری محمد شریف صاحب قوم نائیک کشمیری پیشہ زراعت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے۔

زیورات ڈنڈیاں ایک جوڑہ طلائی وزن ۱½ تولہ قیمتی ایک سو بیس روپے اور برتن قیمتی -/۲۰ روپیہ اور حق مہر -/۳۲ بذمہ خاوند جو میں نے وصول پالیا ہے۔ اور نقد یکصد روپیہ گویا اس وقت میری جائیداد دو سو بہتر روپے کی ہے۔ جس کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ بلکہ میں مبلغ -/۳۴ روپے داخل کر دیتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ نواب بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ چوہدری محمد شریف بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ سربلند پنشنر صدر محلہ دار الفتوح۔

۷۱۹۷ منکہ ناصرہ بیگم زوجہ محمد عبداللہ خاں صاحب قوم ارائیں عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الفتوح بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری۔ اس وقت کوئی آمدنی نہیں ہے۔ نہ ہی کوئی جائیداد منقولہ ہے۔ میرا مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ اپنے شوہر محمد عبداللہ خاں کے ذمہ ہے۔ اس لئے بطور تصدیق میں نے اپنے شوہر کے دستخط ثبت کرا دیئے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں نے کوئی رقم زر وصیت میں سے اپنی زندگی میں ادا کر دی تو اس سے منہا کر دی جائے۔ اگر میرے مرنے کے بعد اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ ناصرہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ چراغ دین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد:۔ سربلند خاں صدر محلہ دار الفتوح۔

۷۱۸۸ منکہ مبارکہ بیگم بنت غلام نبی صاحب مرحوم قوم ارائیں عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت نقد -/۱۲۰ روپے موجود ہیں۔ اور زیور طلائی کانٹے ایک تولہ چھ ماشہ اور کلپ طلائی ایک تولہ چھ ماشہ کل مبلغ -/۲۵۰ روپے کی جائیداد ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ -/۲۵۰ روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ نقد ادا کر دیا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ مبارکہ خانم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سربلند پنشنر صدر محلہ دار الفتوح گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا عبد المجید خاں میوہ فروش قادیان۔

۷۱۲۶ منکہ راج بی بی زوجہ چوہدری محمد بخش صاحب قوم جٹ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت خلافت اولیٰ ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے البتہ خاوند کی طرف سے مہر جس کا مجھے کوئی علم نہیں ہے کہ کتنا ہے۔ مہر اور زیورات کے عوض -/۱۵۰ روپے ملا ہوا ہے۔ جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اس کے علاوہ بھی اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ راج بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ محمد بخش خاوند موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ نواب دین تلونڈی جھنگلاں۔

۷۲۰۰ منکہ نواب بیگم زوجہ ڈاکٹر عطا محمد خانصاحب قوم راجپوت عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن موضع کھرل خورد ڈاکخانہ جوڑہ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ کڑا طلائی یک وزنی ۸ تولہ انام طلائی دو تولہ۔ بالیاں طلائی ۱½ تولہ۔ بٹن طلائی ۱½ تولہ۔ انگشتری لونگ ڈنڈی ۲ تولہ کل وزن ۱۵ تولہ۔ نقد دو صد روپیہ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت سب زیورات کے دسویں حصہ کی وصیت بحساب -/۷۵ روپے فی تولہ اور نقدی موجودہ کا دسواں حصہ کل -/۸/۱۳۲ نقد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ادا کرتی ہوں۔ اگر کوئی آمد آئندہ ہوئی تو اس کا دسواں حصہ ادا کرتی رہونگی۔ مہر میں وصول کر چکی ہوں۔ الامتہ:۔ نواب بیگم موصیہ۔ گواہ شد:۔ عطا محمد خان ڈاکٹر پنشنر گواہ شد:۔ عبد المجید خان پسر موصیہ۔

۶۸۸۷ منکہ محمودہ بیگم زوجہ محمد عاقل صاحب قوم مغل عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن قادیان محلہ دار السعۃ ڈاکخانہ قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ سوائے حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ کے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ باقساط یا یکمشت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرونگی۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ محمودہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد عاقل خاوند موصیہ دار السعۃ۔ گواہ شد:۔ حکیم احمد الدین دار السعۃ۔

۶۸۸۶ منکہ محمد عاقل ولد قدرت اللہ صاحب مرحوم قوم قریشی عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۹ء ساکن قادیان دار السعۃ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد بچوں کی امداد ہے جو قریباً مبلغ چھ روپے ماہوار ہے۔ جس کا ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

اعلانات نکاح

(۱) میرے بڑے بھائی لیفٹیننٹ نصر اللہ خاں صاحب خلف الرشید چوہدری شمشاد علی خاں صاحب آئی۔سی۔ایس مرحوم کا نکاح صوفی بیگم صاحبہ دختر چوہدری غلام مصطفےٰ خاں صاحب رئیس کاہنور ضلع رہتک کے ساتھ مبلغ پانچہزار روپے مہر پر سید عبد الحی صاحب آف منصوری نے مورخہ ۸ر جنوری ۱۹۴۴ء بمقام کاہنور پڑھایا احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین ثم آمین

خاکسار حمید اللہ خاں ۵، جی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

(۲) لیفٹیننٹ عبد المنان خاں صاحب پسر محمد یحییٰ خاں صاحب مرحوم (سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سکرٹری) کا نکاح ۱۵ر دسمبر ۱۹۴۳ء کو زبیدہ خانم صاحبہ بنت خاں شریف احمد خاں صاحب فارسٹ مینجر راولپنڈی (نواسی حضرت محمد خاں صاحب مرحوم سکنہ کپورتھلہ) سے بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر ۱۵ر دسمبر ۱۹۴۳ء کو جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے لاہور میں پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۲۰ جنوری۔ کریمیا کے محاذ کے روسی ہوائی جہازوں کے ایک دستے نے کل اڈیسہ کی بندرگاہ پر اڑان کی۔ جس سے جرمنوں میں کھلبلی مچ گئی۔ اب وہ حفاظتی انتظام کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۰ جنوری۔ سر ہنری کریک سابق گورنر پنجاب نے انڈین ایسوسی ایشن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب سر کرپس نے والیان ریاست کو یہ کہا کہ انگریز ہندوستان کو چھوڑنے والے ہیں۔ اور کہ آئندہ انہیں کانگرس سے نپٹنا ہو گا۔ تو والیانِ ریاست کو گہری تشویش لاحق ہوئی۔

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے مرکزی دفتر ہندو مہاسبھا بھون کے ایک حصہ کے متعلق مہاسبھا کے سرکردہ لیڈروں کے درمیان مقدمہ بازی ہو رہی ہے سب جج دہلی نے اس مقدمہ میں ابتدائی امور کا فیصلہ کر دیا۔ فاضل جج نے عام امور کا فیصلہ بھائی پرمانند کے خلاف مدعیوں کے حق میں دیا۔ مزید امور کا فیصلہ کرنے کے لئے سماعت ۲۲ جنوری پر ملتوی کی گئی۔

لاہور ۱۹ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے ضلع لاہور کی حدود میں ۲۰ جنوری سے ۲۹ جنوری تک پبلک جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کر دی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس یہ باور کرنے کی وجوہ ہیں کہ کانگرس کی سرگرمیوں کو تقویت دینے کے لئے جلسے منعقد کئے جانے کا امکان ہے۔ یہ حکم براتوں، ارتھیوں اور مسلمہ عبادتگاہوں میں مذہبی جلسوں پر حاوی نہیں ہوگا۔

لنڈن ۲۰ جنوری۔ پنجاب کے سابق گورنر سر جافری ڈی مونٹ مورنسی نے ہندوستان آج اور ہندوستان کل کے عنوان سے جو کتاب لکھی ہے۔ اس میں رقمطراز ہیں کہ "گاندھی نے لوگوں کے جذبات کو ابھارنے اور غیر مشروط رہائی حاصل کرنے کے لئے اکیس دن کا برت رکھا۔ لیکن لارڈ لینلتھگو کی گورنمنٹ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ باغیوں کے ساتھ باغیوں کا سا سلوک ہی ہونا چاہیئے۔ تا وقتیکہ وہ بغاوت پر پبلک طور پر ندامت کا اظہار نہ کریں۔

لاہور ۲۰ جنوری۔ اسوقت پنجاب کے جیلوں میں ۴۰۰ کے قریب نظر بند اور جنگی قیدی ہیں۔

واشنگٹن ۲۰ جنوری۔ ایوان نمائندگان کی جنگی کمیٹی نے پریذیڈنٹ روز ویلٹ کے مطلوبہ بھرتی کے قانون پر غور کرنے کے معاملہ کو غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ چیئرمین نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ ہم نے حالات میں نشوونما کا مشاہدہ کرنے کے لئے اس بل کو ملتوی کیا ہے۔

نئی دہلی ۲۰ جنوری۔ لارڈ ویول وائسرائے ہند کو بھی پچاس سے زیادہ مہمانوں کو پارٹی دینے کے لئے چیف کمشنر سے اجازت لینی پڑی۔ چیف کمشنر نے دعوتوں پر پابندی کا جو حکم جاری کیا۔ اس سے حکومت ہند کے افسروں اور وائسرائیگل لاج کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا تھا۔ اب رسمی طور پر وائسرائے اور ایگزیکٹو کونسلوں پر سے یہ پابندی ہٹالی گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۰ جنوری۔ حکومت ہند کے احکام کے ماتحت پبلک انفارمیشن بیورو کے اردو اور ہندی سیکشن کو دہلی سے لاہور تبدیل کیا جا رہا ہے۔

لاہور ۲۰ جنوری۔ پریس کانفرنس میں کھانڈ کے متعلق فوڈ سیکرٹری نے کہا کہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سال کھانڈ پنجاب کو زیادہ ملے گی۔ شوگر کنٹرولر گورنمنٹ نے وعدہ کیا ہے کہ اگر حالات ٹھیک رہے تو پنجاب کو ۱۲۸۰۰۰ ٹن کھانڈ ملے گی۔

لاہور ۲۰ جنوری۔ گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ پنجاب ٹریڈ ایمپلائز امنڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت آئندہ دوکانوں یا تجارتی اداروں میں کسی نوجوان ملازم سے ہفتہ میں ۴۲ گھنٹے یا روزانہ سات گھنٹے سے زیادہ کام نہ لیا جائے گا۔ اور اس دوران میں بھی ۳½ گھنٹہ کے بعد ایک گھنٹہ کی تفریح لازمی ہوگی۔ یہ بھی ضروری قرار دیا گیا ہے کہ کسی نوجوان کو ۸ بجے صبح سے پہلے یا ۷ بجے شام کے بعد کام پر نہ رکھا جائے۔

امرتسر ۱۹ جنوری۔ سونا ۷۲ روپے ۱۴ آنے۔ چاندی ۱۱۹ روپے۔ پونڈ ۴۹ روپے ۴ آنے۔

لاہور ۱۹ جنوری۔ سونا ۷۱ روپے ۸ آنے۔ چاندی ۱۱۹ روپے۔ پونڈ ۴۹ روپے ۴ آنے۔

نئی دہلی ۲۰ جنوری۔ مشہور ٹیکسٹائل مل راگھو سوامی (بمبئی) کو آگ لگ گئی۔ لاکھوں روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ سان یوان میں زلزلے سے ہلاک ہو جانے والوں کی تعداد اب ساٹھ ہزار سے بھی بڑھ چکی ہے۔ ہلاک شدگان میں سے چار ہزار مردے جلا دئے گئے ہیں۔ حکام کہہ رہے ہیں کہ بچی کھچی آبادی کو شہر سے باہر نکال لینے کے بعد اس شہر کو سطح زمین کے ہموار کر دیا جائے گا۔ شہریوں کو ہوائی جہازوں کے ذریعے نکالا جا رہا ہے۔ اس بات کا سخت خطرہ ہے کہ کہیں شہر میں وبائیں نہ پھوٹ پڑیں۔

واشنگٹن ۲۰ جنوری۔ امریکہ کے وزیر جنگ کے اعلان کے مطابق تمام ریلوے لائنوں کو جن پر ہڑتال کے خطرہ کے پیش نظر امریکی حکومت نے قبضہ کر لیا تھا۔ ان کے اصلی مالکوں کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

سری نگر ۲۰ جنوری۔ درہ بانہال میں شدید برف باری کی وجہ سے ۲۴ افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔

قاہرہ ۱۹ جنوری۔ شہزادہ محمد علی حلیم جو موجودہ حکمران خاندان کے مورث اعلیٰ محمد علی پاشا کے پوتے تھے۔ فوت ہو گئے۔

واشنگٹن ۱۹ جنوری۔ مسٹر روز ویلٹ نے چوتھے جنگی قرضہ کے لئے اپیل کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جب تک ہم حقیقی معنوں میں برلن اور ٹوکیو پر قابض نہ ہو جائیں ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ جنگ ختم ہو گئی ہے۔ سب سے زیادہ مشکل لڑائیاں تو ابھی ہم نے لڑنی ہیں۔

لنڈن ۲۰ جنوری۔ اٹلی میں پانچویں فوج کے انگریزی دستے دشمن کا سخت مقابلہ کرتے اور جوابی حملے کرنے کے باوجود آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور انہوں نے تین نئے شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ہوائی گشتی دستوں نے کئی مقامات پر بمباری کی۔ اور دشمن کے ہوائی جہازوں کو نشانہ بنایا۔

ماسکو ۲۰ جنوری۔ جرمنوں نے مان لیا ہے۔ کہ انہوں نے نووو گراڈ کا شہر خالی کر دیا ہے، جو لینن گراڈ سے سو میل جنوب کو ہے۔ اگلے مورچے کی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے جو خلا دشمن کی لائن میں ڈال دیا ہے اس میں سے ۱۲ میل آگے بڑھ گئی ہے۔ پانچ دن کی لڑائی میں جرمنوں کے مورچے توڑ کر ۲۵ میل کے علاقہ میں روسی فوجیں پہونچ گئی ہیں

واشنگٹن ۲۰ جنوری۔ بحرالکاہل جنوبی میں ہوائی جہازوں نے دشمن کے جہازوں کو نشانہ بنایا۔ ۵ کو ڈبو دیا۔ اور دو کو بے کار کر دیا۔